السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فخذین پرمابین السجدتین ہاتھ کس شکل سے رکھنے چاہئیں ۔ آیا خمسین وغیرہ کی گرہ لگا کر؟ یا سادے طور پر کما ھما؟ اس کی دلیل مع حوالہ درکار ہے؟ حافظ عبدالخالق جے پور۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے نزدیک راجح بلکہ حق وصواب یہ ہے کہ مابین السجدتین جلسہ میں دونوں ہاتھوں کوفخذین پرپھلا کربغیر قبض اصابع کے رکھنا چاہیے ۔ مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم صدری وغیرہ جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ۔ میرے نزدیک اس کے قابل احتجاج ہونے میں تامل ہے ۔ نماز میں اصل ارسال اوربسط ید ہے کمافی خارج الصلاة ۔ اس اصل کے خلاف کےلیے یعنی وضع وأخذفی حالة القیام ، اورقبض اصابع وعقدفی حالة القعودوالجلوس کےلیے دلیل صحیح قوی کی ضرورت ہے ۔ اوریہ صورت مسؤلہ میں مفقودومعدوم ہے ۔ بہرحال قائلین قبض اصابع وعقدکی دلیل یہ حدیث : ''حدثنا عبداللہ – یعنی : ابن احمدبن حنبل – حَدَّثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخبرَنا سُفْيانُ، عَنْ عاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيه، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قال : " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فرفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ، يَعْنِي اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ، ورَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ رَكَعَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَسَجَدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَشَارَ بِسَبَّابَتِهِ، وَوَضَعَ [ص : 151] الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطَى، وَقَبَضَ سَائِرَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ، فَكَانَتْ يَدَاهُ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ،، (مسند احمد 4/317).

یہ حدیث قائلین قبض فیما بین السجدتین کےلیے دلیل صریح ہے اورصرف اسی ایک حدیث پران کا اعتماد ہے ، لیکن یہ حدیث دووجھوں سے ناقابل استنادواحتجاج ہے :

(1) اس حدیث کادارومدارصرف عاصم بن کلیب ہیں اوروہ اس ذکرزیادة میں متفرد ہیں اوران کی روایت بحالت تفرد قابل احتجاج نہیں ہوتی ۔ حافظ مقدمہ فتح الباری ،، (ص : 457) میں لکھتے ہیں : قال ابن المدینی : لایحتج بما تفرد بہ ،، وکذاذکرہ الذہبی فی ''میزان الاعتدال ،، (3/356) ، وقال ابن عبدالبرفی '' التمہید ،، : ''ہولیس ممن یحتج إذا انفرد بہ ،، پس اس وجہ سے یہ روایت یعنی : خاص یہ زیادت جس کا مدار عاصم بن کلیب ہیں قابل اعتبارولائق احتجاج نہیں ۔

(2) اس حدیث کے متن میں اضطراب واختلاف ہے جوحدیث کوصحت کے درجہ سے گرادیتا ہے تفصیل پڑھیے ۔ مسند احمد میں عاصم بن کلیب کے چارشاگردہیں ۔ جوان کی حدیث میں قبض واشارہ کوفی الجملہ ذکر کرتے ہیں ۔ سفیان ، عبدالواحد ، زائدہ ، شعبہ ، شعبہ اپنی روایت میں تحلیق وعقد واشارہ کوجلسہ تشہد کے ساتھ مقید کرتے ہیں جوصاف سفیان کی روایت کے مخالف ہے ۔ الالفاظ یہ ہیں : '' وخرفی رکوعہ وخرفی سجودہ ، فلما قعد یتشہدوضع فخذہ الیمنی علی الیسری ، ووضع یدہ الیمنی ، وأشارباصبعہ السبابة وحلق بالوسطی ،، (مسند احمد 4/319) عبدالواحداورزائدہ مطلق بیان کرتے ہیں یعنی : نہ جلسہ مابین السجدتین کے ساتھ مقید کرتے ہیں نہ جلسہ تشہد کے ساتھ ، لیکن صحاح ستہ میں عام صحابہ کی حدیثیں اورخودوائل کی حدیث مروی ازشعبة قرینہ ہیں اس بات کا کہ عبدالواحداورزائدہ کی حدیثوں میں جلسہ تشہد کی کیفیت مذکورہ ہے نہ جلسہ مابین السجدتین کی ۔

عبدالواحد کے الفاظ یہ ہیں : ''فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَهُ مِنْ وَجْهِهِ ، بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَلَمَّا قَعَدَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى ، وَوَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَعَقَدَ ثَلَاثِينَ وَحَلَّقَ وَاحِدَةً ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ ،، (مسند احمد 4/316) اورزائدہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں : ''ثُمَّ سَجَدَ ، فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، فَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى ، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً ، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا " ، ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ (مسند احمد 4/318) الحدیث.

<u>رہ گئی سفیان کی حدیث سوواضح ہوکہ اس میں بھی اختلاف ہے ۔ سفیان کے دوشاگردہیں : (1) عبدالرزاق (2) عبداللہ بن الولید۔</u>

یہ دونوں شاگردسفیان سے اس زیادة کوذکرکرتے ہیں متفق نہیں ہیں ۔ یعنی : صرف عبدالرزاق ذکرکرتے ہیں ۔ اورعبداللہ بن الولیداس عقدواشارہ کوکسی خاص جلسہ کے ساتھ مقید نہیں کرتے چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں :

(فلما جلس حلق بالوسطی والإبہام وأشاربالسبابة ، ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی ، وضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری ،، (السنن الکبری 133/2'' .

معلوم ہواکہ عبداللہ بن الولید عن سفیان کے الفاظ بھی بشربن المفضل وعبدالواحد وزائدوغیرہم عن عاصم بن کلیب کے الفاظ کے کی طرح مجمل ہیں ، پس ایسی حالت میں عبدالرزاق عن سفیان عاصم بن کلیب کی یہ روایت کیوں کرقابل احتجاج ہوسکتی ہے ؟

ونیز سنن کبریٰ ، بیہقی کی روایات ''یوحدبہاربہ ، یشیربہاإلی التوحید ،، (موطا امام مالک بروایة محمد بن الحسن الشیبانی ص : 67) کی روشنی میں سبابہ کے ذریعہ اشارہ کرنے سے مقصود توحید الہی کی طرف اشارہ کرنا معلوم ہوتا ہے ، اسی بنا پراکثر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ تشہد میں جب لاالہ الا اللہ پرپہنچے توسبابہ سے اشارہ کرے تاکہ قول وفعل دونوں سے توحید کا اقرارہوجائے ۔

(اس صورت حال کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اشارہ کوتشہدوالے قعدہ کے ساتھ مخصوص مانا جائے ۔ ہذا ماعندی واللہ اعلم – (محدث دہلی ج : 2 ش : 2 جمادی الآخر 1366ھ مئی 1947ء

تورک آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فعلا صرف دوقعدہ والی نمازمیں اوروہ بھی آخری قعدہ میں ثابت ہے۔ دورکعت والی نماز کے قعدہ میں تورک کرنے کے بارے میں کوئی صریح روایت نظر سے نہیں گزری پس دورکعت والی نماز کے قعدہ میں اختیار ہے کہ تورک کیا جائے یا افتراش پر عمل کیا جائے دونوں جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ املاہ : عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری (محدث بنارس۔ شیخ الحدیث نمبر۔ فروری 1997ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 255

محدث فتویٰ